پہچان اور بقاء کو تسلیم کرنا ، سیاسی اداروں تک رسائی اور اقتصادی شراکت کے بنیادی مطالبات کی بنیاد پر کی جانے والی جدوجہد پر مبنی ہوتے ہیں۔

3۔ بین الاقوامی سماجی تنازعات:

یہ تنازعات دو ممالک کے درمیان سماجی رویوں یا حوالوں سے پیدا ہوتے ہیں۔ ان تنازعات کے باعث قوموں کے درمیان جنگوں کے خطرات پیدا ہوتے ہیں۔

4۔ پیچیدہ سیاسی تنازعات:

یہ تنازعات مختلف وجوہات کی بنا پر پیدا ہوتے ہیں اور ان میں بڑے پیمانے پر انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں اور انسانی مشکلات پیدا ہوتی ہیں۔

تنازعات کا حل:

ایک تنازعہ کے پیدا ہونے کے بعد اسکو مؤثر انداز میں سمجھنے اور تنازعات کی وجوہات کو ختم کرنے کیلئے کوشش کرنا، تنازعہ کا حل کہلاتا ہے۔ تنازعات کے حل میں انتہائی احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر متوازن اپروچ نہ رکھی جائے تو تنازعہ حل ہونے کی بجائے مزید سنگین ہو جاتا ہے۔ تنازعہ کے حل کیلئے فریقین کو سننا۔ مسئلے کی تہہ تک پہنچنا اور قابل قبول حل نکالنا ہی پائیدار حل کے حصول کا ذریعہ بن سکتا ہے۔

لیڈر شپ:

لیڈر شپ یا قیادت کی ایک سے زیادہ تعریفیں کی جاتی ہیں۔ اگر آسان الفاظ میں اسکو سمجھا جائے تو لیڈر شپ ایک ایسے عمل کا نام ہے کہ جسمیں ایک فرد، بہت سے افراد کے مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک مشترکہ نصب العین کے حصول کیلئے عملی اقدامات تجویز کرے۔ لیڈر شپ یا قیادت غیر متنازعہ اور غیر جانبدار ہوتی ہے۔ کسی ایک جماعت، فرقے، قومیت، نسل، زبان یا رنگ سے بالاتر ہو کر لیڈر شپ کے مدنظر اجتماعی، کُلی اور دیرپا قیادت قوموں کو یکجا کرنے کے ساتھ ساتھ اندرونی تنازعات کا نہ صرف کامیابی سے قلع قمع کرتی ہے بلکہ ایسے دیرپا اقدامات کرتی ہے کہ ایک قوم اپنے تمام اختلافات کو پس پشت ڈال کر ایک ہی منزل کی جستجو میں یکجا ہو جاتی ہے۔

ایڈوکیسی:

ایڈوکیسی یا پیروکاری ایسے عمل کا نام ہے کہ جس کے مقاصد میں ادارہ جاتی پالیسی اور پریکٹس میں تبدیلی، عوام کے رویوں میں تبدیلی، سیاسی عمل اور نظام میں تبدیلی اور محروم طبقات کے لیئے بنیادی حقوق کا حصول شامل ہے کامیاب ایڈوکیسی منصوبہ بندی اور تحقیق کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ اگر کسی مسئلے پر پیروکاری کی مہم ترتیب دی جائے تو اسمیں اس مسئلے کو نوعیت، تاریخ، سنگینی، نقصانات اور متاثرین کے بارے میں معلومات حاصل کرنا اور ان معلومات کی بنیاد پر آگے کی منصوبہ کی جاتی ہے۔ ایڈوکیسی میں عوام کو ساتھ ملا کر ہی فیصلہ سازی کے عمل پر اثر ڈالا جا سکتا ہے اور مؤثر قانون سازی کیلئے راہ ہموار کی جاسکتی ہے۔

لابنگ:

ایک ایسا عمل جسمیں حکومت کے فیصلوں پر اثر انداز ہونے کی کوشش کی جائے تا کہ اکثریت کے مفادات کو تحفظ حاصل ہو اور بنیادی حقوق کے لیئے جاندار قانون سازی کی جا سکے۔ لابنگ کا دائرہ کار بہت وسیع ہے اور اسمیں زندگی کے تمام شعبہ جات آتے ہیں عام طور پر قانون ساز اداروں اور قانون سازی کے ذمہ دار افراد لابنگ کے عمل میں آتے ہیں۔

برائے رابطہ:

ہمدم ڈیویلپمنٹ آرگنائزیشن

قیوم نواز کالونی، ڈیرہ اسماعیل خان

فون: 0966-733886

CHANAN

HAMDAM
Since 1994

امن رنگ

ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کے نوجوانوں کی قیام امن کے حوالے سے تربیت

تعارف

ہمدم ڈیویلپمنٹ آرگنائزیشن ایک فلاحی، غیر سیاسی اور غیر منافع بخش تنظیم ہے جسکا قیام 19 مئی 1994ء میں لایا گیا۔ تنظیم بچوں، نوجوانوں اور خواتین کی فلاح و بہبود اور انکے حقوق کے تحفظ کے لیے کام کرتی ہے تنظیم نے انسانی حقوق، صحت، تعلیم سیلاب متاثرین، جنوبی وزیرستان کے متاثرین، زراعت، اقلیتوں، عوام کی سیاسی اور معاشی عمل میں شرکت، بنیادی حقوق کیلئے شعور بیداری اور محروم طبقات کے حقوق کیلئے مختلف پراجیکٹس کامیابی کے ساتھ مکمل کیئے ہیں ایچ ڈی اور عوام کی شرکت پر یقین رکھتی ہے۔ اسی لئے ہر سرگرمی میں کمیونٹی کی شرکت کو یقینی بنایا جاتا ہے۔ ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کا شمار صوبہ خیبر پختونخواہ کے انتہائی پسماندہ اضلاع میں ہوتا ہے یہاں سیاسی، سماجی، معاشرتی سرگرمیاں بعض ناگزیر وجوہات کے سبب محدود رہی ہیں۔ جسکے باعث امن اور ترقی کی راہوں میں مختلف قسم کی مشکلات پیدا ہوتی رہی ہیں۔

تنظیم نے ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کی موجودہ صورتحال کو سامنے رکھتے ہوئے نوجوانوں کی مثبت اور تعمیر صلاحیتوں سے مستفید ہونے کا منصوبہ بتایا۔ امن رنگ کے تحت چانن ڈیویلپمنٹ ایسوسی ایشن کے تعاون سے اس منصوبے پر کام کا آغاز کیا گیا۔ اس منصوبے کے تحت ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کے 180 نوجوانوں (100 لڑکے، 80 لڑکیوں) کا انتخاب کیا گیا۔ 30، 30 کے گروپ بنا کر انہیں قیام امن اور لیڈرشپ کے حوالے سے تربیت دی جائے گی۔ یہ تربیت انہیں اسی قابل بنا دے گی۔ کہ وہ موضوع کو سمجھتے ہوئے پُر امن معاشرے کے قیام میں اپنا کردار ادا کر سکیں گے۔ اس کے ساتھ یوتھ فورم کا انعقاد کیا جائے گا۔ جسمیں مقامی نمائندہ افراد کے ساتھ نوجوانوں کا باہمی تعارف اور مسائل پیش کیے جائیں گے۔ مقامی تنظیموں اور مذہبی و دیگر لیڈروں کے ساتھ امن کے قیام کے حوالے سے ڈائیلاگ کا اہتمام کیا جائے گا۔ آخر نوجوانوں میں کھیلوں اور امن کی سرگرمیوں کے فروغ کے لیے سپورٹس فیسٹول کا انعقاد کیا جائے گا تاکہ نوجوانوں کو معلومات اور تربیت دیکر مستقبل کے لیے تیار کرنا ہے۔ اسی طرح نوجوان معاشرے کی تعمیر و ترقی کو یقینی بنا سکیں گے۔

معاشرتی، قومی اور تہذیبی ترقی کا دارومدار پُر امن ماحول اور پُر جوش قیادت پر ہوتا ہے اگر معاشرے میں امن ہوگا تو ہر فرد بشمول مرد و زن، سب کو اپنی صلاحیتوں کے اظہار کے برابر کے مواقع دستیاب ہوں گے۔ اور ہر فرد معاشرتی اور قومی ترقی میں اپنا کردار احسن طریقے سے انجام دے سکے گا۔ اسکے برعکس انتشار یا عدم استحکام کی صورت میں معاشرے کی صلاحیتیں اپنے دفاع یا خوف سے چھٹکارا پانے میں صَرف ہوتی ہیں۔ پُر امن ماحول کو یقینی بنانے کیلئے صحیح قیادت کا انتخاب از حد ضروری ہے۔ دستیاب حقائق کے مطابق پاکستان میں نوجوانوں کی شرح 40 فیصد کے لگ بھگ ہے۔ اگر نوجوانوں کی صلاحیتوں کے مطابق انھیں مواقع اور وسائل مہیا کیئے جائیں تو پاکستان کا مستقبل روشن ہوسکتا ہے۔ اسکے لیئے ضروری ہے کہ نوجوانوں کو قیادت کیلئے تیار کیا جائے۔ انھیں وہ مہارتیں دی جائیں کہ جس کو کام میں لاتے ہوئے وہ پُر امن معاشرے کے قیام اور بہتر قیادت کے حوالے سے اپنا مئوثر کردار ادا کر سکیں۔

امن:

امن ایک ایسی حالت کو کہا جاتا ہے کہ جسمیں کسی قسم کا کوئی تشدد یا تنازعہ نہ ہو۔ تمام انسانوں کو رنگ و نسل کی تفریق کے بغیر برابری کی سطح پر مواقع فراہم کیے جائیں تا کہ وہ اپنی صلاحیتوں اور قابلیتوں کو استعمال میں لاتے ہوئے معاشرے میں اپنا مقام حاصل کریں۔ امن اس سورتحال میں قائم ہوسکتا ہے جب

- ☆ لوگ اپنے تنازعات بغیر لڑائی جھگڑے اور تشدد کے حل کر سکیں
- ☆ لوگ کسی خوف یا ڈر یا تشدد کے سائے میں زندگی نہ گزاریں بلکہ ہر ایک کو ہر قسم کے استحصال سے تحفظ حاصل ہو
- ☆ ہر فرد آزادی کے ساتھ ساسی عمل میں شامل ہوتے ہوئے قانون سازی کا حصہ بنے اور حکومت عوام کو جوابدہ ہو
- ☆ ہر شخص کے بنیادی حقوق کو تحفظ حاصل ہو اور ہر فرد کو اپنی بھلائی کیلئے درکار وسائل برابری کی سطح پر دستیاب ہو

قیام امن:

قیام امن دو طرفہ عمل کا نام ہے۔ پہلا مرحلہ پر تشدد تنازعات اور لڑائیوں میں خاطر خواہ کمی اور تحفظ جبکہ دوسرے مرحلے میں پہلے سے موجود امن کی فضاء کو وسعت دینا، بہتری لانا اور نئے اقدامات تجویز کرنا جو قیام امن میں معاون ثابت ہوں۔ چونکہ قیام امن مشروط ہے رویوں میں تبدیلی کے ساتھ اسلیئے امن کو نقصان پہنچانے والے عناصر کی شناخت، ان وجوہات تک پہنچنا جو عمل کی راہ میں رکاوٹ بنتے ہیں اور ان گروپوں کے ساتھ بات چیت کرنا جو اور ان کے تحفظات کو سمجھنا جو امن کے قیام میں حائل ہوتے ہیں۔ قیام امن معاشرتی ترقی اور بہبود کیلئے بنیادی حشیت رکھتا ہے۔ جہاں اس سلسے میں مختلف اداروں کا کردار اہم ہوتا ہے وہیں ایک معاشرے کے افراد بھی مثبت کردار ادا کر سکتے ہیں۔ کمیونٹی کے رویوں میں تبدیلی بغیر معاشرے کے تعاون کے ممکن نہیں۔ اسلیئے قیام امن کی کوششوں میں ان تمام سٹیک ہولڈرز کا شامل ہونا از حد ضروری ہے جو اس کے فریق ہوتے ہیں اور جنکی رائے قیام امن میں نمایاں کردار ادا کر سکتی ہے۔

تنازع:

تنازع اس صورتحال کو کہا جاتا ہے جب کسی مسئلے یا موضوع پر اختلاف رائے پایا جائے اور یہ اختلاف رائے بڑھتے بڑھتے جھگڑے کی صورت اختیار کر جائے۔ اکثر تنازعات کو اگر ابتدائی سطح پر حل نہ کیا جائے تو وہ پر تشدد تنازعہ میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ تنازعہ تکلیف دہ، نقصان دہ اور تعلقات میں خرابی کا باعث بن سکتے ہیں۔

تنازعات کی عام طور پر 4 اقسام بیان کی جاتی ہیں۔

1۔ سنگین تنازعہ:

سنگین تنازعہ اس صورتحال کی وضاحت کرتا ہے جس کو کنٹرول میں لانا یا حل کرنا مشکل ہوتا ہے۔ جب متعلقہ فریقین کسی بھی حل میں غیر لچکدار رویے کا مظاہر کریں۔

2۔ پرانے سماجی تنازعات:

ایسے تنازعات جو عرصہ دراز سے ہوں اکثر نسل پرست، فرقہ پرست گروہوں کی سیکیورٹی،